کیوں دبیں، کس سے دبیں ہیں جو تیرے در کے غلام
غوث اعظم کی حفاظت میں ہے بندہ تیرا
(از قلم حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت بہار کا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)
روحِ ایمان
مرتب
نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت شہزادۂ شیر ہندوستان
حضرت علامہ و مولانا محمد عنادل رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی پیلی بھیت شریف
عسکری اکیڈمی
آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر، پیلی بھیت شریف

بفیضانِ کرم

وارث علوم مظہر اعلیٰ حضرت جانشین و مظہر شیر بیشۂ اہل سنت عمدۃ الفقہاء حضرت

علامہ مولانا مفتی ابو المظفر محمد مشاہد رضا خان صاحب قبلہ حشمتی قدس سرہٗ العزیز

پیلی بھیت شریف

روحِ ایمان

مرتب

نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت شہزادۂ شیر ہندوستان

حضرت علامہ مولانا محمد عنادل رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی

پیلی بھیت شریف

ناشر: عسکری اکیڈمی، آستانۂ عالیہ حشمتیہ، پیلی بھیت شریف

تقسیم کار: دار العلوم حشمت الرضا ۱۰۱/۲۴۶، حشمتی روڈ، کرنیل گنج، کانپور

+91 9760863598,8307029706,9415289828

نام کتاب :روح ایمان
مرتب :شہزادۂ شیر ہندوستان حضرت علامہ محمد عنادل رضا خاں حشمتی
اشاعت باراول: بموقع آمد رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ
ناشر :عسکری اکیڈمی، آستانۂ عالیہ حشمتیہ، پیلی بھیت شریف

ملنے کے پتے

۱۔رضا محل و چشتی حشمتی مرکز، خواجہ چوک، مسجد دیسوالیان، ڈیگی بازار، درگاہ اجمیر شریف
۲۔جامعہ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا، حشمت نگر پیلی بھیت شریف
۳۔جامعہ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا، کرنیل گنج، کانپور
۴۔الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد العلوم، پپراماہم، گونڈہ
۵۔الجامعۃ الہادیۃ الحشمتیہ دار العلوم احمد عمر ڈوسا، بھیونڈی
۶۔دار العلوم رضائے خواجہ، اجمیر شریف، راجستھان
۷۔شیر رضا اکیڈمی، وسی روڈ، ضلع تھانہ
۸۔بزم محبان رضائے ادریس، چمن گنج، کانپور
۹۔تحفظ اہل سنت فاؤنڈیشن، ہیرامن کا پوروہ، کانپور

فہرست کتاب

۷۸۶/۹۲

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ حبیبه الکریم

فاش می گویم واز گفتۂ خود دلشادم بندۂ عشقم واز ہر دو جہاں آزادم

(میں کھل کر بات کرتا ہوں اور اپنے کہے ہوئے پر میرا دل خوش ہے، میں عشق کا غلام ہوں اور دونوں جہانوں سے آزاد ہوں)

[فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۳۰، ص ۷۴]

یقیناً دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزاء، ہر اچھی جزا کا طلبگار ہر وقت یہی کوشش کرتا ہے کہ اس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جس سے اس کی محنت و جانفشانی ضائع و رائیگاں ہو جائے، ہر معمار اپنی عمارت تعمیر کرنے کے وقت بنیاد پر نظر رکھتا ہے کہ بنیاد کمزور نہ ہونے پائے اس لیے کہ عمارت کا سارا دار و مدار بنیاد پر ہے۔ اگر بنیاد نہ ہو تو ہر ادنیٰ سے ادنیٰ عقل رکھنے والا جانتا ہے کہ عمارت تعمیر ہی نہیں ہو سکتی۔ نیز اگر بنیاد کمزور ہو تو اولاً زیادہ اونچی عمارت تعمیر نہیں ہو سکتی۔ ثانیاً جو تعمیر بھی ہو گی اس کے قرار و استقرار کی کوئی ضمانت نہیں کہ کب تک قائم رہے گی بلا تشبیہ و بلا تمثیل نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و جملہ اعمالِ صالحہ آخرت کی تیاری ہیں۔ مگر اس کی اصل و بنیاد عشق مصطفوی و محبت نبوی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم بے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اعمالِ صالحہ کی عمارت نہیں تعمیر ہو سکتی بلکہ سب کے سب مردود و محبوط ہو جائیں گے۔ ارشاد خداوندی ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا

تَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ
[سورۃالحجرات، آیت ۲]

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔
[از کنزالایمان شریف]

ایمان کیا ہے؟

بلاشک وشبہ عشق ومحبت رسول ہی کا نام ایمان ہے سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر بات میں سچا جانے، حضور کی حقانیت کو صدقِ دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا مقر ہو اس کو مسلمان جانیں گے جبکہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ ورسول کا انکار یا تکذیب یا توہین نہ پائی جائے اور جس کے دل میں اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علاقہ تمام علاقوں پر غالب ہو اللہ ورسول کے محبوبوں سے محبت رکھے اگرچہ اپنے دشمن ہوں اور اللہ ورسول کے مخالفوں، بدگویوں سے عداوت رکھے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں، جو کچھ دے اللہ کے لئے دے جو کچھ روکے

اللہ کے لئے روکے، سو اس کا ایمان کامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ وَ اَعْطٰی لِلّٰہِ وَ مَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ (جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت کی، اور اللہ تعالیٰ کے لئے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے روکا، اس کا ایمان کامل ہے۔) واللہ تعالیٰ اعلم [فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد/۲۹، ص/۲۵۴]

مومن کی شان بآیات قرآن

ایمان والوں کی شان کیا ہونی چاہئے ان کے اندر کیسی صفتیں ہونی چاہئے اس سے متعلق خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے: لَاتَجِدُ قَوْماً یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّاللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْکَانُوْآ اٰبَآءَ ھُمْ اَوْ اَبْنَآءَ ھُمْ اَوْاِخْوَانَھُمْ اَوْعَشِیْرَتَھُمْ ط اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَاالْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ [سورة المجادلہ آیت ۲۲]

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش

فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

[از کنز الایمان شریف]

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضور صدر الافاضل علیہ رحمۃ القادر فرماتے ہیں: یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے۔

ارشاد ربانی ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ [سورة الفتح آیت ۲۹]

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔ [از کنز الایمان شریف]

یہ آیت کریمہ حضرات صحابۂ عظام رضی عنہم اللہ المنعام کی مدح وتعریف میں نازل ہوئی ہے، اس وصف مبارک پر دلالت کرنے والے واقعات بے شمار ہیں بلکہ ان حضرات عالی مقام کا عالم تو یہ تھا کہ کسی کافر کے جسم سے اپنے جسم، کسی کافر کے کپڑے سے اپنے کپڑے کو مس ہونے نہ دیتے تھے۔ کوئی بد مذہبوں، بددینوں کے ساتھ صلح واتحاد پسند یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ وصف ان کے اندر تھا جس کی بنیاد پر ان کی تعریف کی گئی ہے۔ ہر مسلمان پر کہاں لازم کیا گیا ہے تو ایسے سارے

کے سارے اتحادی آنکھ پھاڑ کر دیکھیں۔ اسی آیت شریفہ کی تفسیر میں صاحب تفسیر جمل فرماتے ہیں: وَمِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ زَمَانٍ اَنْ يُّرَاعُوْا هٰذَا التَّذَلُّلَ وَهٰذَا التَّعَطُّفَ فَيُشَدِّدُوْا عَلٰى مَنْ لَّيْسَ مِنْ دِيْنِهِمْ وَيُعَاشِرُوْا اِخْوَانَهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الْاِسْلَامِ مُتَعَطِّفِيْنَ بِالْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْمَعُوْنَةِ وَكَفِّ الْاَذىٰ وَالْاِحْتِمَالِ مِنْهُمْ۔

[الفتوحات الالٰهية ، الجلد السابع ، ص ٢٢٩]

ترجمہ: ہر زمانے کے مسلمانوں کا حق ہے کہ وہ اِس سختی اور اِس نرمی کی رعایت کریں۔ تو ان لوگوں پر سختی کریں جو ان کے دین پر نہیں ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بھلائی، صلہ رحمی، مدد کرتے، تکلیف دور کرتے اور غلطی درگزر کرتے ہوئے زندگی گزاریں۔

علماء کی ذمہ داری

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ”العلماء ورثة الانبياء“ اور ”علماءُ امّتی کَانبیاءِ بَنی اِسرائیل“ فرما کر علماء کو امت کا ذمہ دار و قائد، رہبر و رہنما بنادیا اور ساتھ ہی ساتھ ”کُلُّ راعٍ مسئُولٌ عن رَعِیَّتِہٖ“ یعنی ہر ذمّہ دار سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس بات سے ہر باشعور آدمی واقف ہے کہ جو شخص اپنی ذمّہ داری نباہنے میں کوتاہی ولا پرواہی برتتا

ہے وہ مجرم اور اپنے بڑے کے یہاں ماخوذ ہوتا ہے لہذا علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ قوم وملت کو خیر وشر، حق وباطل، صحیح وغلط اور بھلائی و برائی سے واقف کرائے نہ کہ خود حق و باطل کا امتیاز ختم کرنے پر تل جائے۔ ذمہ داری سے غفلت و لاپرواہی برتنے والوں کا انجام بھی احادیث مبارکہ کی روشنی میں پڑھتے چلیں!

لاپرواہی برتنے والے علماء لعنتِ الٰہی کے شکار

"حضور شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو اِسْرائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَنَهَتْهُمْ علماءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجالَسُوهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاَكَلُوهُمْ وَشارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلىٰ لِسانِ داوٗدَ وَعِيسىٰ بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطُرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْراً ۔یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں منع کیا وہ باز نہ آئے تو یہ علماء ان کے جلسوں میں شریک ہونے لگے اور ان کے ساتھ ہم نوالہ وہم پیالہ رہے پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے پر مار دئے (یعنی پاس بیٹھنے سے بدکاری کا اثر ان عالموں کے دلوں پر بھی دوڑ گیا) اور اللہ عزّ وجل نے داؤ د اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان سب پر لعنت فرمائی یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور حد سے بڑھنے کا قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے جب تک انہیں حق کی طرف خوب جھکا نہ

لاوٗ۔ رَواہُ الامامُ اَحمدُ وابوداوٗدَ والتّرمذیٗ واِبُنُ ماجہ عَنِ ابُنِ مسعُودٍ والطّبرانی عَن اِبی موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہُما ۔

ف: علماء ومشائخ کوتنبیہ فرمائی جارہی ہے۔ دیکھئے باوجودیکہ وہ علماء منع کرتے تھےلیکن جب وہ باز نہ آئے تو یہ علماء ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے لگے کہ شاید یوں انہیں ہدایت ہومگر ہوا یہ کہ قوم کی ہدایت کی بجائے انہوں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کردیا۔ اس حدیث شریف نے ان پالیسی باز واعظوں اور مولویوں کا بھی رد کردیا جو کہتے ہیں کہ جی! بد مذہبوں سے الفت ومحبت اور میل جول کر کے انہیں ہدایت کرنا چاہیئے، ان کے مجمعوں میں جلسوں میں رکن اور ممبر بن کر اور شریک ہوکر بتانا چاہیئے۔حدیث کریم نے صاف فرمادیا کہ بدوں کی صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے۔والعیاذ باللہ تبارك وتعالیٰ ۔

مسلمانوں کا قتل عام کیوں؟

حضور مالک دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ عرش اشتباہ میں عرض کی گئی اَتَھلَكُ الُقَریَۃُ وَفِیُھا الصّلِحُوُنَ قَالَ نَعَمُ قِیُلَ بِمَ یَارَسُوُلَ اللّٰہِ قَالَ بِتَھَاوُنِھِمُ وَسُکُوُتِھِمُ یعنی یارسول اللہ کوئی آبادی اس حالت میں بھی ہلاک ہوتی ہے کہ اس میں صالحین نیک لوگ رہتے ہوں۔ فرمایا ہاں۔ عرض کی گئی یہ کس وجہ سے ارشاد فرمایا ان کی سُستی وخاموشی کے سبب سے۔ رَواہُ البزاز

وَالطّبرانِی عَنِ ابْنِ عباسٍ رَضِی اللّٰہُ تَعالیٰ عَنھُما۔ف:اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت علماء ومشائخ کے سکوت عن الحق اور سستی کی وجہ سے بھی آبادیاں ہلاک و برباد کی جاتی ہیں ۔ اور یہ سکوت عن الحق اور پلپلا پن عذاب الٰہی کے نزول کا سبب ہوتا ہے۔

کتاب مستطاب تبیین المحارم میں ہے۔اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالیٰ اِلیٰ یُوْشَعَ ابْنِ نُوْنٍ اِنِّیْ مُھْلِکٌ مِنْ قَرْیَتِکَ اَرْبَعِیْنَ اَلْفاً مِّنْ خِیَارِھِمْ وَسَبْعِیْنَ اَلْفاً مِّنْ شِرَارِھِمْ فَقَالَ یَا رَبِّ ھٰؤُلَاءِ الْاَشْرَارُ فَمَا بَالُ الْاَخْیَارِ فَقَالَ اِنَّھُمْ لَمْ یَغْضَبُوا لِغَضَبِی وَاٰکَلُوھُمْ وَشَارَبُوھُمْ ۔یعنی اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی یوشع بن نون علیہ الصلاۃ والسلام کو کہ میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے نیک لوگ اور ستر ہزار برے آدمی ہلاک کروں گا۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے عرض کی الٰہی ! برے تو برے ہیں ۔مگر یہ اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لیے کہ جن پر میرا غضب تھا اُن نیکوں نے ان پر اپنی ناراضگی ظاہر نہ کی بلکہ ان کے ساتھ کھانا پینا رکھا، یارانہ گانٹھا۔ھٰکَذا رَوَاہُ ابنُ اَبِی الدُّنْیا وَاَبُو الشَّیْخِ عَنْ اِبْراھِیْمَ بْنِ عَمْرو الصنعانی رَضِی اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ ۔دیکھو! بدمذہبوں کے ساتھ نفرت و بیزاری نہ رکھنا اور ان سے یارانہ دوستانہ کرنا ہلاکت کا سبب بنا۔ اور صلح کلیت و پالیسی بازی کیسی بد بلا ہے۔ آج کا یہ قتل عام ہمارے انہی گناہوں کی سزا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عُذِّبَ اَهْلُ الْقَرْيَةِ فِيهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ اَلْفاً عَمَلُهُمْ عَمَلَ الْاَنْبِيَاءِ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ قَالَ لَمْ يَكُونُوا يَغْضَبُونَ لِلّٰهِ وَلَا يأمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔یعنی ایک بستی پر عذاب اترا اس بستی میں اٹھارہ ہزار لوگ تھے جن کے عمل انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے سے عمل تھے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ان اٹھارہ ہزار نیکوں پر کیوں عذاب ہوا۔ ارشاد فرمایا اس لیے کہ وہ لوگ اللہ کے لیے بدمذہبوں پر غضب اور ناراضی نہ کرتے تھے ۔ اور اچھی بات کا حکم کرتے تھے نہ بری بات سے روکتے تھے۔ تبیین المحارم۔

ف:۔ عزیز مسلمانو! دیکھو بدمذہبوں کے ساتھ میل جول رکھنے اور حق بات نہ بتانے اور صلح کلیت برتنے پر اللہ تعالیٰ کتنا غضب فرماتا ہے۔ والعیاذ باللّٰہ تبارك و تعالیٰ

قارئین کرام! مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوا کہ حق سے زبان روکنے کی بنیاد پر عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ آج جو مسلمانوں کی بربادی ،تباہی وہلاکت ہورہی ہے وہ اسی سبب سے ہورہی ہے، یہ سب نتیجہ ہے اسی بات کا کہ حق نہیں بتایا جارہا ہے بلکہ علمائے حق پر پھبتیاں کسی جارہی ہیں، فتین وفسادی کہا جارہا ہے۔ ورنہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ تو فرماتے ہیں:

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے

حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

مطلب یہ کہ جس کے گلے میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا پٹا ہوگا وہ مارا نہیں جائے گا۔ اور یہاں مارے جارہے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صحیح معنوں میں غلامی کا پٹا نہیں ہے۔ اور اوپر یہ بھی معلوم ہوگیا کہ حق نہ بولنے سے عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے تو پتہ چلا کہ سچی غلامی یہی ہے کہ حق سے زبان کو نہ روکا جائے، قوم کو آگاہ کرتے رہیں کہ وہابیت کیا ہے، دیوبندیت کیا ہے، ندویت کیا ہے، صلح کلیت کیا ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

حق نہ کہنے والے کا انجام

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَخْرُجَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مِنْ قُبُوْرِھِمْ فِیْ صُوْرَۃِ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ بِمُدَاھَنَتِھِمْ فِی الْمَعَاصِیْ وَکَفِّھِمْ عَنِ النَّھْیِ وَھُمْ یَسْتَطِیْعُوْنَ۔ یعنی خدا کی قسم ضرور کچھ لوگ میری امت کے اپنی قبروں سے بندروں اور سوئروں کی صورت میں نکلیں گے گناہوں میں پالیسی بازی کرنے، مداہنت برتنے اور نہی عن المعاصی سے چپ رہنے کے سبب باوجودیکہ وہ حق بات کہنے اور بری بات سے منع کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ منتخب کنز العمال جلد اول، صفحہ ۱۴۹، عَنِ ابْنِ

عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالیٰ عَنہُما۔ف:۔علماء اور مشائخ، پیروں، مرشدوں کو خاص طور پر تنبیہ فرمائی جارہی ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء ومشائخ تو باوجودیکہ خود شریعت کی نافرمانی نہیں کرتے تھے بلکہ نافرمانی شریعت کرنے والوں کے ساتھ مخالطت ومجالست ومواکلت ومشاربت ہی کرنے کے سبب بندر اور سوئر بنادیئے گئے۔اس امت کو سبز گنبد کے مکین عرش اعظم کے مسند نشین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے طفیل دنیا میں مسخ صورت کے عذاب عام سے محفوظ رکھا گیا ہے۔لیکن اس امت کے پیرومرشد، عالم ومولوی کہلانے والے اگر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے مخالفوں پر شرعی ردوطرد سے خاموشی برتیں گے تو قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے بندر اور سوئر بنا کر اٹھائے جائیں گے۔اسی مضمون کو حضرت مولٰینا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثنوی شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں ؎

اندریں امت نشد مسخِ بدن   لیک مسخِ دل بودا ے بوالفتن

یعنی اس امت میں جسموں کا مسخ تو حضور اکرم رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے طفیل عام طور پر نہ ہوگا لیکن احقاق حق وابطال باطل سے خاموش رہنے والوں کے دلوں کو بندروں اور سوئروں کے قلوب کے مثل بنادیا جائیگا۔والُعِیاذُ بِاللّٰہِ تَعالیٰ۔

ردّ وہابیہ فرض اعظم ہے

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی ، وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اس کا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے "یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجاً" میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں۔ اور خلافت کمیٹی کا حیلہ اللہ کے فرض کو باطل نہیں کرتا، نہ شیطان کے مکر کو دفع کرنے سے روکنا شیطان کے سوا کسی مسلمان کا کام ہوسکتا ہے، جو ایسا کہتے ہیں اللہ عزوجل اور شریعت مطہرہ پر افتراء کرتے ہیں مستحق عذاب نار وغضب جبار ہوتے ہیں، اُدھر ہندو سے وِداد واتحاد منایا، ادھر روافض ومرزائیہ وغیرہم ملاعنہ کا سد فتنہ ناجائز ٹھہرایا، غرض یہ ہے کہ ہر طرف سے ہر طرح سے اسلام کو بے چھری حلال کر دیں اور خود مسلمان بلکہ لیڈر بنے رہیں واللّٰہ لایھدی القوم الظّٰلمین ۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں، گمراہ گروں، بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں۔ ان پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خود ان بیدینوں یا جس کا فتنہ اٹھتا دیکھیں سدِّ باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں ، اشاعتِ رسائل کی حاجت ہو اشاعت کرائیں ۔ حسبِ استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ حدیث میں

ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: لَمَّا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْقَالَ اَلْبِدَعُ فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ وَمَن لَّمْ يَفْعَلْ ذَالِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفاً وَّلَا عَدْلًا ۔جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بد مذہبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے، اللہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ جب بد مذہبوں کے دفع نہ کرنے والوں پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنتِ اکبر ہوگی۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۔واللّٰہُ تعالیٰ اعلم۔

[فتاویٰ رضویہ شریف، جلد/۲۱، ص/۲۵۶، ۲۵۷]

قارئین کرام! مذکورہ بالا فتویٰ مبارکہ میں شروع کے جملوں کو پھر سے پڑھیں کہ ''جب کوئی گمراہ بد دین رافضی ہو یا مرزائی، وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اس کا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے'' یعنی دشمنانِ دین کا رد فرض اعظم ہے۔ مگر آج کل کی عجب بوالعجبیاں ہیں، زبان پر اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت کی رٹ بھی، مسلک اعلیٰ حضرت پر عمل کا دعویٰ بھی اور ردّ وہابیہ ودیابنہ سے چڑھ بھی۔ خاص طور سے ایک تنظیم ہے جو سنت، سنت کی رٹ لگاتی پھرتی ہے، اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ کو ماننے کا دعویٰ بھی کرتی ہے۔ مگر پھر بھی اس فرض اعظم سے روکتی نظر آتی

ہے۔اس تنظیم کے امیر صاحب اپنی نام نہاد "دعوت اسلامی" کے منشور میں لکھتے ہیں "بیان میں باطل فرقوں کا رد ہو نہ تذکرہ۔صرف ضرورتاً مثبت انداز میں اپنے مسلک حقہ کا اظہار ہو" ذرا کوئی پوچھے ان ڈھونگیوں سے کہ فرض کے چھوڑنے والے کی نفل قبول ہے؟ سنت تو فرض کی تکمیل کے لیے ہوتی ہے۔اور یہاں سرے سے فرض ہی نہیں بلکہ فرض اعظم پر پابندی عائد ہورہی ہے ۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہوجا

سراسر موم ہوجایا سنگ ہوجا

اور ساتھ ہی ساتھ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ مبارکہ کے ان جملوں کو بھی غور سے پڑھتے چلیں کہ "خلافت کمیٹی کا حیلہ اللہ کے فرض کو باطل نہیں کرتا، نہ شیطان کے مکر کو دفع کرنے سے روکنا شیطان کے سوا کسی کا کام ہوسکتا ہے" "جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنتِ اکبر ہوگی" نیز اسی مبارک فتویٰ میں مذکور حدیث پاک پڑھ کر خوب اچھی طرح غور وفکر کرلیں کہ ایسے لوگوں کا خواہ وہ نام نہاد دعوت اسلامی والے ہوں فرض ونفل قبول ہونا تو بہت بعد کی بات ہے ایسوں پر لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔(والعیاذ باللہ تعالیٰ) ۔

حق سے بد ہو کے زمانہ کا بھلا بنتا ہے

ارے میں خوب سمجھتا ہوں معمّا تیرا

ردِّ وہابیہ کے فائدے

شرعۃ الاسلام میں ہے "مِنْ سُنَّۃِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مُجَانَبَۃُ اَھْلِ الْبِدَعِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہُ تعالیٰ علَیہِ وَعلیٰ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْاَھْوَاءِ وَالْبِدَعِ فَاِنَّ لَھُمْ عُرَّۃً کَعُرَّۃِ الْجَرْبِ وَقَدْ نَھَی النَّبِیُّ صلی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلَّمَ عَنْ مُفَاتَحَۃِ الْقَدْرِیَّۃِ بِالسَّلَامِ وَعَنْ عِیَادَۃِ مَرْضَاھُمْ وَشُھُوْدِ مَوْتَاھُمْ وَعَنِ الْاِسْتِمَاعِ لِکَلَامِ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اِنْتِھَارَھُمْ بِاَشَدِّ الْقَوْلِ وَاِھَانَتَھُمْ بِاَبْلَغِ الْھَوَانِ فَعَلَ فَفِی الْحَدِیْثِ مَنِ انْتَھَرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ مَلَأَ اللّٰہُ تَعَالیٰ قَلْبَہٗ اَمْنًا وَّاِیْمَانًا وَّمَنْ اَھَانَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اٰمَنَہٗ تَعَالیٰ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ ۔ یعنی سلف صالح کا طریقہ بدمذہبوں سے کنارہ کشی ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا گمراہوں بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو کہ ان کی بلا کھجلی کی طرح اڑ کر لگتی ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے قدریوں کو ابتدا بسلام کرنا اور ان کی بیمار پرسی کرنا اور اُن کے جنازے پر جانا اور بدمذہبوں کی بات سننا منع فرمایا۔ جہاں تک سخت بات سے ہوسکے انہیں جھڑکے اور جس قدر ذلیل کرسکے انہیں ذلیل کرے کہ حدیث شریف میں ہے جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اس کا دل امن وامان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کو ذلیل کرے اسے روز قیامت اس بڑی گھبراہٹ سے اللہ تعالیٰ امان

بخشے۔ مسلمانانِ اہل سنت سلمہم ربہم غور و انصاف فرمائیں کہ جب ان بدمذہبوں کے متعلق جو حد کفر تک نہیں پہنچے یہ حکم شرعی ہے کہ ان کو ابتداءً سلام نہ کیا جائے، وہ بیمار پڑیں تو ان کو دیکھنے جانا جائز نہیں، وہ مر جائیں تو ان کے جنازے پر جانا جائز نہیں، ان کی بات سننا جائز نہیں، ان کے پاس بیٹھنا جائز نہیں، جہاں تک استطاعت ہو ان کو سختی کے ساتھ جھڑکا جائے، جس قدر اپنی قدرت میں ہو ان کی اہانت کی جائے تو وہ بدمذہبانِ زمانہ جن کی بدمذہبیاں حد کفر و ارتداد تک معاذ اللہ پہنچی ہوئی ہیں۔ جیسے نیچریہ و چکڑالویہ و مرزائیہ قادیانیہ ولاہوریہ و خاکساریہ مشرقیہ ووہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدینِ زمانہ وروافض اثنا عشریہ قائلین تحریف قرآن و معتقدین افضلیتِ ائمہ بر انبیاء وروافض آغا خانیہ وہابیہ و بہائیہ اَعَاذَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْبَرِیَّةِ و جَمِیْعَ اَھْلِ السُّنَّةِ مِنْ عَقَائِدِھِمُ الْکُفْرِیَّةِ۔ ان کے ساتھ سلام کلام کرنا، میل جول رکھنا، الفت و محبت برتنا، ان کو پیشوائے دین و مقتدائے مسلمین بنانا، ان سے یارانے، دوستانے، برادرانے منانا، ان کے ساتھ وِداد و اتحاد رچانا، ان کو مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے عوام مسلمین کو ان کا خیر خواہِ اسلام و مسلمین ہونا باور کرانا، ان کے لیکچر، ان کی اسپیچیں بھولے بھالے مسلمانوں کو سنانا، ان کی عزت و عظمت کے گیت گانا، ان کے لیے زندہ باد کے نعرے لگانا اور اس طرح سیدھے سادے عوام اہل سنت کے قلوب میں خدا اور رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں بدگویوں کی وقعت و محبت و الفت و عظمت جمانا بحکم شریعت

مطہرہ کیسا سخت اشد حرام وسبب قہر عزیز ذی انتقام وغضب مقتدر علام ہوگا۔

ردِّ وہابیہ سے شفاء حاصل ہوتی ہے

حدیث پاک میں ہے: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَانَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاسْتَشْفٰى ۔یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کو حسان سے فرماتے سنا کہ روح القدس جبریل علیہ السلام تیری تائید فرماتے ہیں جب تک تو اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی جانب سے ان کے دشمنوں کے ساتھ مخاصمت ومدافعت کرتا رہتا ہے۔اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کو فرماتے سنا کہ حسان نے کافروں مشرکوں کے عیوب، ان کی برائیوں کا بیان کیا تو مسلمانوں کو اس نے شفاء دی اور اپنے آپ بھی شفاء حاصل کی۔ رَوَاهُ مُسلمٌ عن اُمِّ المؤمنین الصدیقه رضی اللّٰه تعالیٰ عنها ۔ف:۔اس مبارک حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں، مرتدوں، بدمذہبوں کے عیوب ونقائص بیان کرنے سے ایمان والوں کو شفا حاصل ہوتی ہے، روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں کیونکہ دافع البلاء والوباء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم الیٰ یوم الجزاء کے دشمنوں

بدگویوں کا ردو طرد ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ردّ وہابیہ کرنے والوں کو صدقے کا ثواب

حضور سیدنا نعمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَلْعَنِ الْیَھُوْدَ۔ یعنی جو ایمان دار میرا امتی دولتِ دنیا نہ رکھتا ہو کہ صدقہ کرے تو اس کو چاہئے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمنوں یہود پر لعنت کیا کرے۔ رَوَاہُ الدیلمی فِی مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ کنوزِ الْحقائِقِ لِلْاِمَام المناوی رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالیٰ۔ ف:۔ یعنی نادار مسلمان اگر یہود وامثالہم خدا ورسول کے دشمنوں پر لعنت کرتا رہے تو اس مسلمان کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

فضائل صدقہ

حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہٖ وسلم فرماتے ہیں: اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ۔ رَوَاہُ التِّرمِذِی و حَسَّنَہٗ وَ اِبْنُ حِبَّان فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ۔ (بیشک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ اسے ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، ترمذی نے اس کی تحسین کی۔ ت)

[فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۳، ص ۱۳۷]

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ سَبْعِيْنَ نَوْعًا مِّنْ اَنْوَاعِ الْبَلَاءِ اَهْوَنُهَا الْجُذَامُ وَالْبَرَصُ - رَوَاهُ الْخَطِيْبُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ - (صدقہ ستر (۷۰) بلا کو روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں (والعیاذ باللہ تعالیٰ) اسے خطیب نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ت)

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: بَاكِرُوا بِالصَّدَقَةِ لَا يخطّاها - رَوَاهُ الطّبْرانِی عَنْ اَمِيْرِالْمؤُ مِنِيْنَ علیٍّ والْبَيْهقِی عَنْ اَنَسٍ رَضِی اللّٰهُ تعالیٰ عنهما - (صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی (اسے طبرانی نے امیر المؤمنین علی اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ت)

[ایضاً ص ۱۳۹]

اب کوئی وہابی ایسا نہ رہا جس کی بدعت کفر سے گری ہو

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ان دیار میں وہابی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو اسمٰعیل دہلوی کے پیرو اور اس کی کتاب تقویۃ الایمان کے معتقد ہیں یہ لوگ مثل شیعہ، خارجی، معتزلہ وغیرہم اہل سنت و جماعت کے مخالف مذہب ہیں۔ ان میں سے جس شخص کی بدعت حد کفر تک نہ ہو یہ اُس وقت تک تھا اب کبرائے وہابیہ نے کھلے کھلے

ضروریات دین کا انکار کیا اور تمام وہابیہ اس میں ان کے موافق یا کم ازکم ان کے حامی یا انہیں مسلمان جاننے والے ہیں اور یہ سب صریح کفر ہیں۔تو اب وہابیہ میں کوئی ایسا نہ رہا جس کی بدعت کفر سے گری ہوئی ہو خواہ غیر مقلد ہو یا بظاہر مقلد۔نَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ۔

[فتاویٰ رضویہ شریف غیر مترجم، جلد سوم، ص/۱۶۹، ۱۷۰]

بدمذہبوں سے دوری میں ہی ایمان کی عافیت ہے

امام محمد بن سیرین شاگردِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو بدمذہب آئے، عرض کی کچھ آیات کلام اللہ آپ کو سنائیں؟ فرمایا سننا نہیں چاہتا۔عرض کی کچھ احادیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سنائیں؟ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا، انہوں نے اصرار کیا۔فرمایا تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے، لوگوں نے عرض کی اے امام! آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے، فرمایا میں نے خوف کیا کہ وہ آیات واحادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو میں ہلاک ہو جاؤں۔ائمہ کو یہ خوف تھا اور اب عوام کو یہ جرأت۔[فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد/۱۵، ص/۱۰۶]

اس فرمان عالیشان سے وہ صلح کلی مولوی سبق حاصل کریں جو وہابیوں، دیوبندیوں سے ملنے جلنے کی راہ نکالتے ہیں اور یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ بدمذہبوں، بددینوں

سے الگ رہنے کا حکم ان لوگوں کے لیے ہونا چاہئے جو ان کے فریب میں پھنس سکتے ہوں مگر جو ان کے عقائد سے واقف ہیں اور ان کے پھندے میں نہیں پھنسیں گے ان کے لیے یہ حکم نہیں ہونا چاہئے۔ کیا تمہارا معیار علم اور پختگی اعتقاد حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زیادہ ہے؟ (معاذ اللہ ربِّ العلمین)

کافروں پر شدت صدیقی کا ایک نمونہ

صواعق محرقہ امام ابن حجر ہیتمی میں ہے "کَمَا فِی الصَّحِیحِ فِیْ صُلحِ الْحُدَیْبِیَةِ قَوْلُهٗ لِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدِ الثقفِی حِیْنَ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ بِکَ وَقَدْفَرُّوْا عَنْکَ ھٰؤُلَآءِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اُمْصُصْ بَظرَ اللّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّعَنْهُ اَوْنَدَعُهٗ "یعنی جیسا کہ صحیح روایت میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا کہ جب کہ عروہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو میں اس وقت دیکھوں گا جب آپ کے یہ سب ساتھی آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عروہ کو فرمایا چوس لے تو لات کا " بظر " کیا ہم بھاگیں گے یا ہم حضور کو چھوڑ دیں گے۔ (اس وقت تک حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان نہ لائے تھے) اہل عقل و دانش سے پوچھو کہ یہ کیسی نرمی و لینت ہے، کیسی تہذیب ہے۔ آج تقریر میں اگر دشمنانِ خدا و رسول

کے تعلق سے کچھ سخت جملے استعمال کریں تو صلح کلی مزاج وطبیعت کے لوگ خوب واویلا مچاتے ہیں کہ یہ کہاں کی تہذیب ہے، ممبر رسول پر ایسی باتیں بولنا درست نہیں ہے ۔ان تہذیب کے علمبرداروں کو سناؤ اور ان سے معلوم کرو کہ یہ کیسی تہذیب ہے۔اور محبوبِ خدا کے مخالف سے مصطفےٰ پیارے کی موجودگی میں یہ الفاظ فرمائے جارہے ہیں۔اوران صلح کلیوں کا خانہ ساز اتحاد اس وقت حضور سرکارِدوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی نہ برتا۔نہ تو یارغار کو منع کیا نہ ان کی جانب سے کوئی عذر پیش کیا بلکہ خاموشی اختیار فرماکر امت کو اس کے جائز اور مسنون ہونے کی تعلیم دی لیکن عقل وایمان ہو تو معلوم ہو۔

نمونۂ شدت فاروقی

خلیفۂ دوم امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے دور خلافت میں ایک امام کا مسئلہ پیش آیا کہ وہ ہر نماز میں سورۂ عَبَسَ وَ تَوَلّٰی اَنْ جَاءَہُ الْاَعْمٰی ۔(ترجمہ: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس پر یہ کہ ان کے پاس نابینا (عبد اللہ ام مکتوم) حاضر ہوئے) کی ہی تلاوت کرتا تھا۔حضرت سیدنا فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس گاؤں میں جاکر اس امام سے پوچھا کہ نماز میں کون سی سورت تلاوت کرتے ہو؟ اس نے کہا سورۂ ''عَبَسَ وَ تَوَلّٰی'' پڑھتا ہوں۔امیر المؤمنین نے پوچھا صرف یہی سورت کیوں پڑھتے ہو؟ اس نے کہا مجھے یہ سورت پڑھنے میں مزہ آتا ہے۔اتنا سننا تھا کہ امیر المؤمنین

سیدنا فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے تیور بدل گئے، جلال میں چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا: یہ بارگاہ رسالت پناہ سے تمہارے دل میں عناد ہے۔ تمہارے اس فعل سے منافقت ظاہر ہے اور صرف اس سورت کے پڑھنے پر اس کو قتل کر دیا۔ بظاہر وہ امام جو مسلمان تھا کلمہٗ اسلام پڑھنے والا، نماز پڑھنے والا، احکام شریعت پر عمل کرنے والا اور کوئی کفر نہ تھا۔ صرف اس کے اس بیان پر کہ اس سورت کو پڑھنے میں مزہ آتا ہے، اس کے دل کا عناد ظاہر ہوا اور ایسا عناد جو بارگاہ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں اہانت آمیز تھا، صرف اس بنیاد پر کلمہ پڑھنے والا نہ دیکھا، اسلامی صورت نہ دیکھی، مسلمانوں کا امام ہونا نہ دیکھا، احکامات اسلامی کا ماننا اور اس پر عمل کرنا نہ دیکھا، دل کا چور پکڑا گیا، جس دل میں عظمت مصطفیٰ ومحبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ ہو منافقت ہے۔ اس کو فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے قتل کر کے واصل جہنم کر دیا۔ تمام نجدیوں، وہابیوں، اور دیوبندیوں کے امام ابن تیمیہ کی کتاب ''الصارم المسلول علی شاتم الرسول'' میں بھی حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا اس امام کو قتل کرنے کا واقعہ موجود ہے۔

پیغام امام عالی مقام

فرزند رسول جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدانِ کربلا میں ان مدعیانِ اسلام کے ساتھ میل جول، یارانہ نہیں کیا اور دوستانہ نہیں گانٹھا، یزید کو امیر المؤمنین تسلیم نہ کیا، اس کی بیعت نہ فرمائی۔ کلمہ گو، اہل قبلہ،

نماز پڑھنے، مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت کا ساتھ نہ دیا، پالیسی نہیں برتی، تقیہ نہ فرمایا۔ ایک فاسق و فاجر کو امیر و خلیفہ بنانے کے متعلق حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا دافعِ کرب و بلا شاہزادۂ گلگوں قبا علی جدہٖ وعلیہ الصلاۃ والسلام والثناء نے دشتِ جفا کے تپتے ہوئے ریتے پر اپنے مقدس خون کے حرفوں سے وہ مبارک سبق لکھ دیا جس کو ہر سال محرم کا چاند از سرِ نو زندہ کر دیا کرتا ہے۔ پھر ان یزیدیوں وہابیوں دیوبندیوں کی تعظیم و تکریم کرنا کیسا شدید حرام ہوگا۔

تعزیہ والے عقیدۃً ہم میں سے ہیں

(مروجہ) تعزیہ داری بدعت عملی ہے وہ اس حد تک نہیں کہ اس کے مرتکب معاذ اللہ رافضی، وہابی وغیرہم خبثاء کی مثل ہوں یا معاذ اللہ ان کی جماعت جماعت نہ ہو یا ان سے اجتناب ایسا ہی فرض ہو جیسا ان خبیثوں سے، ضروریات دین بالائے سر وہ عقائد ضروریہ اہل سنت کے بھی منکر نہیں، نہ محبوبان خدا کی معاذ اللہ توہین کرتے ہیں، نہ کسی محبوب بارگاہ سے معاذ اللہ دشمنی رکھتے ہیں پھر ان خبیثوں کو اِن سے کیا نسبت، یہ عقیدۃً ہم میں سے ہیں اور جو کچھ کرتے ہیں پیشِ خود محبت محبوبان خدا کی نیت سے کرتے ہیں، براہ جہالت و نادانی اس میں لہو و لعب و افعالِ ناجائز شامل کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کی جماعت پر حکمِ جماعت نہ ماننا محض ظلم ہے۔

[فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد/۸، ص/۴۵۵]

آدمی اگر جانب ادب میں خطا کرے تو....

سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: آدمی اگر جانب ادب میں خطا کرے تو لاکھ جگہ بہتر ہے اس سے کہ معاذ اللہ اس کی خطا جانب گستاخی جائے۔ [فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد/۳۰، ص/۲۸۹]

سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے پسندیدہ فنون

میرے وہ فنون جن کے ساتھ مجھے پوری دلچسپی حاصل ہے جن کی محبت عشق و شیفتگی کی حد تک نصیب ہوئی ہے وہ تین ہیں اور تینوں بہت اچھے ہیں

(۱) سب سے پہلا، سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ، سب سے قیمتی فن یہ ہے کہ رسولوں کے سردار (صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیھم اجمعین) کی جناب پاک کی حمایت کے لیے اس وقت کمر بستہ ہوجاتا ہوں جب کوئی کمینہ وہابی گستاخانہ کلام کے ساتھ آپ کی شان میں زبان دراز کرتا ہے۔ میرے پروردگار نے اسے قبول فرمالیا تو وہ میرے لیے کافی ہے مجھے اپنے رب کی رحمت سے امید ہے کہ وہ قبول فرمائے گا۔ کیونکہ اس کا ارشاد ہے کہ میرا بندہ میری بابت جو گمان رکھتا ہے میں اس کے مطابق معاملہ فرماتا ہوں۔ (۲) پھر دوسرے نمبر پر وہابیوں کے علاوہ ان تمام بدعتیوں کے عقائد باطلہ کا رد کر کے انہیں گزند پہنچاتا رہتا ہوں جو دین کے مدعی ہونے کے باوجود دین میں فساد ڈالتے رہتے ہیں۔ (۳) پھر

تیسرے نمبر پر بقدر طاقت مذہب حنفی کے مطابق فتوے تحریر کرتا ہوں۔ وہ مذہب جو مضبوط بھی ہے اور واضح بھی۔ تو یہ تینوں میری پناہ گاہ کی حیثیت رکھتے ہیں انہیں پر میرا بھروسہ ہے، میرا ان کے لیے مستعد رہنا اور ان کا میرے ساتھ مخصوص ہونا میرے سینے کو خوب ٹھنڈا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے وہ بہترین کارساز بہترین مولیٰ بہترین والی ہے۔

[ماخوذ از: الاجازات المتینہ]

حق گوئی پر لاکھوں ریاضتیں قربان

سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے۔ ایک عالم صاحب کی وفات ہوئی ان کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا فرمایا جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے مانیں نہ مانیں یہ ان کا کام، سرکار نے فرمایا کہ بھونکے جاؤ بس اس قدر نسبت کافی ہے لاکھ ریاضتیں، لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل ہے اس کو کسی مجاہدے، کسی ریاضت کی ضرورت نہیں (پھر فرمایا) اور

اسی میں ریاضت کیا تھوڑی ہے جو شخص عزلت نشین ہو گیا نہ اس کے قلب کو کوئی تکلیف پہنچ سکتی ہے نہ اس کی آنکھوں کو نہ اس کے کانوں کو، اس سے کہیے جس نے اوکھلی میں سر دیا ہے اور چاروں طرف سے موسل کی مار پڑ رہی ہے کئی ہزار کی تعداد میں وہ لوگ ہونگے جنہوں نے نہ مجھ کو کبھی دیکھا نہ میں نے کبھی ان کو دیکھا اور روزانہ صبح اٹھ کر پہلے مجھے کوستے ہونگے اور بحمد اللہ تعالیٰ لاکھوں کی تعداد میں وہ لوگ بھی نکلیں گے جنہوں نے نہ مجھ کو دیکھا اور نہ میں نے ان کو دیکھا اور روزانہ صبح اٹھ کر نماز کے بعد میرے لیے دعا کرتے ہونگے (پھر فرمایا) گالیاں جو چھاپتے ہیں اخباروں میں اور اشتہاروں میں وہ اخبار و اشتہار تو ردی میں جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں لیکن وہ چٹکیاں جو ان کے دلوں میں لی گئی ہیں وہ قبروں میں ساتھ جائیں گی اور ان شاء اللہ تعالیٰ حشر میں رسوا کریں گی۔ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وصال کو تیرہ سو برس سے زائد ہوئے اس وقت تک تبرے سے انہیں نجات نہیں یہ کیوں اس لیے کہ غاشیہ اٹھایا حق کا اپنے کندھوں پر اور دور مٹایا اہل باطل کا رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ تَرَكَهُ الْحَقُّ مَا لَهُ مِنْ صَدِيقٍ اللہ رحمت کرے عمر پر کہ حق گوئی نے اسے ایسا کر دیا کہ اس کا کوئی دوست نہ رہا۔

[الملفوظ شریف حصہ سوم، ص ۳۰۶]

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا

ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

محض علم کافی نہیں

سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں: استدلال پر دار ومدار دو باتوں کی طرف لے جاتا ہے یا حیرت یا ضلالت۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نزع کا جب وقت آیا شیطان آیا کہ اس وقت پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس کا ایمان سلب ہو جائے اگر اس وقت پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا اس نے ان سے پوچھا کہ تم نے عمر بھر مناظروں مباحثوں میں گزاری خدا کو بھی پہچانا؟ آپ نے فرمایا بے شک خدا ایک ہے۔ اس نے کہا اس پر کیا دلیل ہے؟ آپ نے ایک دلیل قائم فرمائی۔ وہ خبیث معلم الملکوت رہ چکا ہے اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ انہوں نے دوسری دلیل قائم کی۔ اس نے وہ بھی توڑ دی یہاں تک کہ تین سو ساٹھ دلیلیں حضرت نے قائم کی اور اس نے سب توڑ دی۔ اب یہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس، آپ کے پیر حضرت نجم الدین کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں دور دراز مقام پر وضو فرما رہے تھے وہاں سے آپ نے آواز دی، کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا کو بے دلیل ایک مانا۔

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب گر دلیلے خواہی از وے رومتاب

[الملفوظ شریف، حصہ چہارم، ص ۳۷۹، ۳۸۰]

جس کو سلب ایمان کا خوف نہ ہو.....

سرکار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تبارک وتعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نجات منحصر ہے اس بات پر کہ ایک ایک عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ایسا پختہ ہو کہ آسمان وزمین ٹل جائیں اور وہ نہ ٹلے پھر اس کے ساتھ ہر وقت خوف لگا ہو۔ علمائے کرام فرماتے ہیں جس کو سلب ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وقت اس کا ایمان سلب ہو جائے گا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر آسمان سے ندا کی جائے کہ تمام روئے زمین کے آدمی بخش دیے گئے مگر ایک شخص، تو میں خوف کروں گا کہ وہ شخص میں ہی نہ ہوں۔ اور اگر ندا کی جائے روئے زمین کے تمام آدمی دوزخی ہیں سوائے ایک شخص کے، تو میں امید کروں گا کہ وہ شخص میں ہی نہ ہوں۔ خوف ورجا کا مرتبہ ایسا معتدل ہونا چاہئے (پھر فرمایا) خیر یہ تو حصہ عمر کا تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) لیکن کم سے کم ہر مسلمان کو اتنا تو ہونا ہی چاہئے کہ صحت و تندرستی کے وقت خوف غالب ہو اور مرتے وقت رجا (یعنی امید)۔ حدیث میں ہے ہر جھٹکا موت کا ہزار ضرب تلوار سے سخت تر ہے ملائکہ دبوچے بیٹھے رہتے ہیں ورنہ آدمی تڑپ کر نہ معلوم کہاں جائے اس وقت اگر معاذ اللہ کچھ اس طرف سے ناگواری آئی تو سلب ایمان ہو گیا اس لیے اس وقت بتایا جائے کہ کس کے پاس جا رہا ہے۔

[الملفوظ شریف، حصہ چہارم، ص ۴۹، ۵۰]

اعانتِ کفار خدائے تعالیٰ سے علاقہ مقبولیت ختم کردیتی ہے

عرض:۔ حضور ہر سائل پر رحم کھانا چاہیئے خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو کہ قرآن عظیم میں ''وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ'' فرمایا ہے۔

ارشاد:۔ پھر سائل بھی تو ہو۔ بحرالرائق وغیرہ میں تصریح ہے کہ کافر حربی پر کچھ تصدق کرنا اصلاً جائز نہیں۔ فرمایا یہ بھی ارشاد ہے ''اَقِمِ الصَّلٰوۃَ'' نماز پڑھو، تو کیا اس سے یہ مطلب ہے خواہ وضو ہو یا نہ ہو، شرط بھی تو موجود ہونا چاہیئے، نہ کہ مطلق، فقہائے کرام فرماتے ہیں، اگر آدمی کے پاس ایک پیاس کا پانی ہو اور جنگل میں ایک کتا اور ایک کافر شدتِ تشنگی سے جاں بلب ہو تو کتے کو پلا دے اور کافر کو نہ دے۔ حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن ایک شخص حساب کے لیے بارگاہِ رب العزت میں لایا جائے گا، اس سے سوال ہوگا کیا لایا؟ وہ کہے گا میں نے اتنی نمازیں پڑھیں علاوہ فرض کے، اتنے روزے رکھے علاوہ ماہِ رمضان کے، اس قدر خیرات کی علاوہ زکوٰۃ کے اور اس قدر حج کیے علاوہ حج فرض کے وغیرُ ذٰلک۔ ارشاد باری ہوگا: هَلْ وَالَيْتَ لِيْ وَلِيًّا وَعَادَيْتَ لِيْ عَدُوًّا کبھی میرے محبوبوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت بھی رکھی؟ تو عمر بھر کی عبادت ایک طرف اور خدا و رسول کی محبت ایک طرف۔ اگر محبت نہیں سب عبادات و ریاضات بے کار۔

(ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے)
بر کے کاٹنے سے ایک ذرا سی آپ کو تکلیف ہوتی ہے، اگر کہیں زمین پر اسے پڑا دیکھیں کہ اس کا ایک پاؤں یا پر بیکار ہو گیا ہے اور اس میں طاقت پرواز نہیں ہے تو اس پر رحم کیا جاتا ہے کہ پیر سے مسل دیتے ہیں، تو خدا اور رسول عز جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کریں اور ان سے دشمنی وعداوت رکھیں، وہ قابل رحم ہیں؟ ہرگز نہیں۔ عوام کی یہ حالت ہے کہ ذرا کسی کو ننگا محتاج دیکھا سمجھے کہ قابل رحم ہے، خواہ خدا اور رسول کا دشمن ہی کیوں نہ ہو، حضرت سیدی عبد العزیز دباغ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ذرا سی اعانت کافر کی حتی کہ اگر وہ راستہ پوچھے اور کوئی مسلمان بتادے، اتنی بات اللہ تعالیٰ سے اس کا علاقۂ مقبولیت قطع کر دیتی ہے، ہاں ذمی، مستامن کافروں کے لیے شرع میں رعایت کے خاص احکام ہیں، یہ اس لیے کہ اسلام اپنے ذمہ کا پورا ہے اور اپنے عہد کا سچا ہے۔

[الملفوظ، حصہ اول، ص۹۳، ۹۴]

حق گو کے بدگو ضرور ہوں گے

عرض:۔ واقعی اگر منہ بند ہوا ہے تو حضور ہی کی ذات بابرکات سے دل میں نہ معلوم کیا کیا کہتے ہوں گے؟

ارشاد:۔ اس کا کیا خوف، دل میں کیا برملا فحش گالیاں دیتے ہیں بعض خبثا تو مغلظات سے بھرے ہوئے بیرنگ خطوط بھیجتے ہیں پھر ایک نہیں اللہ اعلم کتنے

آتے ہیں مجھے اس کی پرواہ نہیں، اس سے زیادہ میری ذات پر حملے کریں میں تو شکر کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے مجھے دین حق کی سپر بنایا کہ جتنی دیر وہ مجھے کوستے، گالیاں دیتے، برا بھلا کہتے ہیں اتنی دیر اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم کی توہین و تنقیص سے باز رہتے ہیں، ادھر سے کبھی اس کے جواب کا وہم بھی نہیں ہوتا اور نہ کچھ برا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری عزت ان کی عزت پر نثار ہی ہونے کے لیے ہے بلکہ ان پر نثار ہونا ہی عزت ہے قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا:

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اَذیً کَثِیْراً ۔البتہ تم مشرکوں اور اگلے کتابیوں سے بہت کچھ برا سنو گے۔ بڑے بڑے ائمہ و مجتہدین و صحابہ و تابعین تو مخالفین کے سبّ و شتم سے بچے نہیں، یہ در کنار جب اللہ واحد قہار اور اس کے پیارے حبیب و محبوب احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم کی شان گھٹانا چاہی، انہیں عیب لگائے تو اور کوئی کس گنتی میں۔

ایک صاحب ولایت نے حضرت محبوب الٰہی قدس اللہ سرّہٗ العزیز کی بارگاہ میں حاضری کا منزلِ دور دراز سے قصد فرمایا، راہ میں جس سے حضرت محبوب الٰہی صاحب (رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ) کا حال دریافت فرماتے لوگ تعریف ہی کرتے۔ انہوں نے اپنے دل میں کہا میری محنت ضائع ہوئی کہ یہ اگر حق گو ہوتے لوگ ضرور ان کے بدگو ہوتے جب دہلی قریب رہی انہوں نے لوگوں سے پوچھا۔ اب مذمتیں سنیں کوئی کہتا وہ دہلی کا مکار ہے کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کہتا، انہوں نے کہا

الحمدللہ میری محنت وصول ہوئی۔

حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی الٰہی! مجھے ایسا کر کہ مجھے کوئی برا نہ کہے۔ ارشاد باری ہوا: اے یحییٰ یہ میں نے اپنے لیے تو کیا ہی نہیں کوئی میرا شریک بناتا ہے، کوئی فرشتوں کو میری بیٹیاں بتاتا ہے، کوئی میرے لیے بیٹے ٹھہراتا ہے۔ لیکن نبی کی دعا خالی نہیں جاتی۔ آج آپ دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کو اکثر برا کہنے والے موجود ہیں لیکن حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ایک بھی برا کہنے والا نہیں۔ قادیانی سے بدزبان کو دیکھو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی کیسی توہینیں کرتا ہے یہاں تک کہ انہیں اور ان کی ماں صدیقہ بتول طاہرہ کو فحش گالیاں تک دیتا ہے، چارسو انبیا کو صاف جھوٹا لکھا حتی کہ دربارۂ حدیبیہ خود شان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ناپاک حملہ کیا۔ مگر یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف ہی کی (یہ فرما کر ارشاد فرمایا) اس پر بھی بعض احمق سختی کا الزام دیتے ہیں اور اللہ و رسول کو گالیاں دینا تو کوئی بات ہی نہ ہو، نہ وہ سختی ہے نہ بے تہذیبی نہ کوئی بری بات۔ ادھر سے ان کی اس ناپاک حرکت پر کافر کہا اور بس سختی و بے تہذیبی سب کچھ ہوگئی۔ ہاں ہاں اللہ و رسول کی شان میں جو گستاخی کرے گا اسے ضرور کافر کہا جائے گا کسے باشد اور واللہ کہ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے احکام بیان کرتا ہوں میں تو ان کا چپراسی ہوں، چپراسی کا کام ہی سرکاری حکمنامہ پہنچانا ہے نہ

کہ اپنی طرف سے کوئی حکم لگانا۔ اللہ کے کرم سے امید کہ وہ قبول فرمائے۔ آمین۔

[الملفوظ، حصہ دوم، ص ۵۰، ۵۱، ۵۲]

مدارِ مغفرت صرف عشق رسول ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

عرض :۔ حضور ایک روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص دوسو برس تک فسق وفجور میں مبتلا رہا اور بعد انتقال اس کی مغفرت فرمادی گئی اس وجہ سے کہ اس نے توریت شریف میں نام پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیکھ کر چوم لیا تھا؟

ارشاد :۔ ہاں صحیح ہے، ان کا نام مسطح تھا۔ پھر فرمایا، اس کے کرم کی کوئی انتہا نہیں اس کی رحمت چاہے تو کروروں برس کے گناہ دھودے غلامی ہونا چاہئے سرکار کی، ایک نیکی سے معاف فرمادے، بلکہ ان گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے، اور اگر عدل فرمائے تو کروروں برس کی نیکیاں ایک صغیرہ کے عوض رد فرمادے ۔حدیث میں ارشاد ہوا: کوئی شخص بغیر اللہ کی رحمت کے اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جاسکتا........ استحقاق کس بات کا ہے، دنیا ہی کا قاعدہ دیکھئے، اگر اجیر ہے مزدوری کرے گا اجرت پائے گا اور اگر عبد ہے مملوک ہے کتنی ہی خدمت کرے کچھ نہ پائے گا ہم سب تو اسی کی مخلوق و مملوک ہیں اس کی رحمت ہی رحمت ہے آپ ہی بندوں کو توفیق دی آپ ہی ان کو اسباب دیئے، آپ ہی آسان فرمایا، اور فرماتا ہے بدلہ ہے ان کے نیک عملوں کا، نعم العبد کیا اچھا بندہ ہے ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام،

کتنے عرصہ تک بلا میں مبتلا رہے اور صبر بھی کیسا جمیل فرمایا، جب اس سے نجات ملی عرض کیا، الٰہی! میں نے کیسا صبر کیا، ارشاد ہوا اور توفیق کس گھر سے لایا؟ ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سر پر خاک اڑائی، عرض کیا بیشک اگر تو توفیق نہ عطا فرماتا تو میں صبر کہاں سے کرتا۔ [الملفوظ، حصہ سوم، ص ۶۷، ۶۸]

دنیا پرست علماء سے بچو

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں: رُبَّ عَابِدٍ جَاهِلٍ عَالِمٍ فَاجِرٍ فَاحْذَرُوا الْجُهَّالَ مِنَ الْعُبَّادِ الْفُجَّارَ مِنَ الْعُلَمَاءِ۔ یعنی بہت عابد جاہل ہوں گے اور بہت عالم تباہ کار ہوں گے۔ تو جاہل عابدوں اور تباہ کار عالموں لیڈروں قائدوں سے بچو۔ رَوَاهُ ابْنُ عَدِی وَالدَّیلمی عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تعالیٰ عنهُ۔

دنیا پرست غافل علماء کی خصلتیں

قدوۃ الکاملین زبدۃ الواصلین سیدنا سرکار داتا گنج بخش سید علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کشف المحجوب شریف میں فرماتے ہیں: ”شیخ المشائخ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ”تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو ایک غافل علماء سے دوسرے مداہنت کرنے والے فقراء سے تیسرے جاہل صوفیاء سے۔ غافل علماء وہ ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنے دل

کا قبلہ بنا رکھا ہے اور شریعت میں آسانی کے متلاشی رہتے ہیں، بادشاہوں کی پرستش کرتے، ظالموں کا دامن پکڑتے ہیں، ان کے دروازوں کا طواف کرتے ہیں خلق میں عزت و جاہ کو اپنی محراب گردانتے ہیں، اپنے غرور و تکبر اور اپنی خود پسندی پر فریفتہ ہوتے ہیں، دانستہ اپنی باتوں میں رقت و سوز پیدا کرتے ہیں، ائمہ و پیشواؤں کے بارے میں زبانِ طعن دراز کرتے ہیں۔ بزرگانِ دین کی تحقیر کرتے ہیں اور ان پر زیادتی کرتے ہیں۔ اگر ان کے ترازو کے پلڑے میں دونوں جہان کی نعمتیں رکھ دو تب بھی وہ اپنی مذموم حرکتوں سے باز نہ آئیں گے۔ کینہ و حسد کو انہوں نے اپنا شعارِ مذہب قرار دے لیا ہے۔ بھلا ان باتوں کا علم سے کیا تعلق؟ علم تو ایسی صفت ہے جس سے جہل و نادانی کی باتیں، اربابِ علم کے دلوں سے فنا ہو جاتی ہیں۔'' [کشف المحجوب شریف مترجم، ص ر ۴۷]

جاہل عابد اور فاسق علماء نے پیٹھ توڑ دی

امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں: دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑی (یعنی وہ بلائے بے درماں ہیں) جاہل عابد اور عالم جو علانیہ بیباکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔ [فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ر ۲۱، ص ر ۵۲۷]

شرع سب پر حجت ہے

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے

ہیں:۔ ’’شرع سب پر حجت ہے، وہ کون ہے جو شرع پر حجت ہو سکے جس کا قول ہم اسلام وسنت کے مطابق پائیں گے تسلیم کریں گے نہ اس لئے کہ اس کا قول ہے۔ بلکہ اس لئے کہ صراط مستقیم سے مطابق ہے اور جس کی بات خلاف پائیں گے زید ہو یا عمرو، خالد ہو یا بکر دیوار سے مار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب سے لپٹ جائیں گے ۔اللہ ان کا دامن ہم سے نہ چھڑائے دنیا میں نہ عقبٰی میں۔آمین الٰہی آمین۔‘‘

[فتاوٰی رضویہ شریف مترجم، جلد/۲۷، ص/۱۸۸]

قیامت کی تیاری

ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم: مَتَی السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرْحَهُمْ بِهَا ۔یعنی قیامت کب ہے؟ حضور نے فرمایا تیری خرابی ہو تو نے کیا تیاری کی ہے قیامت کے لیے۔انہوں نے عرض کی کوئی چیز تیار نہیں کی ہے مگر ہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی چیز پر اتنا خوش ومسرور نہیں دیکھا جتنا اس ارشاد اقدس کو سن کر خوش ہوئے۔رَوَاهُ الْبُخَارِی وَمُسْلِمٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

مذکور بالا حدیث شریف نظروں کے سامنے رکھئے اور شیخ محقق محدث علی الاطلاق سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق وایمان افروز، وہابیت وصلح کلیت سوز ارشاد پڑھیں!

جوہرِ مغفرت

محدث علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال فسادِ نیت کا شکار ہیں البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری ہی عنایت سے اس قابل اور لائقِ التفات ہے۔ وہ یہ کہ مجلسِ میلادِ پاک کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لیے ارحم الراحمین! مجھے اس کا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا۔ اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی۔

[اخبار الاخیار شریف، ص/۶۲]

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

دشمن تین ہیں

عرض:۔ان لوگوں کی نسبت کہ اگر بدمذہب عالم سے ملنے کو منع کیا جائے تو کہیں عالم عالم سب ایک ہیں؟

ارشاد:۔ان کا شمار بھی انہیں میں سے ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:''وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ''تم میں جوان سے دوستی رکھے گا وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:''اَلْاَعْدَاءُ ثَلٰثَةٌ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّ صَدِيْقِكَ وَصَدِيْقُ عَدُوِّكَ''دشمن تین ہیں ایک تیرا دشمن ایک تیرے دوست کا دشمن اور ایک تیرے دشمن کا دوست۔یوہیں اللہ عزوجل کے دشمن تینوں قسم ہیں ایک تو ابتداءً اس کے دشمن وہ کافران اصلی ہیں''فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ''دوسرے وہ کہ محبوبان خدا کے دشمن ہیں جیسے دیوبندیہ،مرزائیہ، وہابیہ،روافض تیسرے وہ کہ ان دشمنوں میں کسی کے دوست ہیں۔یہ سب اعداء اللہ ہیں،والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

[الملفوظ،حصہ دوم،ص ۷۸،۷۹]

صلح کلی نبی کا نہیں سنیو! سنی مسلم ہے سچا نبی کے لیے

وہابیہ،دیابنہ سے دشمنی عین ایمان ہے

عرض:۔حضور ہم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ان کو اپنا دشمن جانیں؟

ارشاد:۔ ہر مسلمان پر فرض اعظم ہے کہ اللہ کے سب دوستوں سے محبت رکھے اوراس کے سب دشمنوں سے عداوت رکھے یہ ہمارا عین ایمان ہے (اسی تذکرہ میں فرمایا) بحمد اللہ تعالیٰ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اللہ کے سب دشمنوں سے دل میں سخت نفرت ہی پائی۔ایک بار اپنے دیہات کو گیا تھا کوئی دیہی مقدمہ پیش آیا جس میں چوپال کے تمام ملازموں کو بدایوں جانا پڑا میں تنہا رہا اس زمانہ میں معاذ اللہ درد قولنج (آنتوں کا درد) کے دورے ہوا کرتے تھے اس دن ظہر کے وقت سے درد شروع ہوا اسی حالت میں جس طرح بنا وضو کیا، اب نماز کو نہیں کھڑا ہوا جاتا رب عزوجل سے دعا کی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے مدد مانگی مولیٰ عزوجل مضطر کی پکار سنتا ہے میں نے سنتوں کی نیت باندھی درد جاتا رہا جب سلام پھیرا وہی حالت تھی بعد کی سنتیں پڑھیں درد موقوف اور سلام کے بعد پھر بدستور، میں نے کہا اب عصر تک ہوتا رہ، پلنگ پر لیٹا کروٹیں لے رہا تھا کہ درد سے کسی پہلو قرار نہ تھا اتنے میں سامنے سے اسی گاؤں کا ایک کہ (خبیث بزعم خود قریب قریب توحید کا قائل اور براہ مکر وفریب میرے خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کی طرف مائل بنتا تھا) گزرا پھاٹک کھلا ہوا تھا مجھے دیکھ کر اندر آیا اور میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا کیا یہاں درد ہے مجھے اس کا نجس ہاتھ بدن کو لگنے سے اتنی کراہت ونفرت پیدا ہوئی کہ درد کو بھول گیا اور یہ تکلیف اس سے بڑھ کر معلوم ہوئی کہ ایک کافر کا ہاتھ میرے پیٹ پر رہے۔ایسی عداوت رکھنا چاہئے۔

[الملفوظ،حصہ دوم،ص۷۹]

ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں

دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

کون سا عمل خدا کے لیے ہے

تفسیر روح البیان سورۂ رعد شریف میں فرمایا گیا کہ ایک بزرگ سے رب نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عالم کی ساری چیزیں تیرے لیے بنائیں تو نے میرے لیے کیا کیا؟ انہوں نے اپنی عبادات پیش کیں۔ ارشادِ الٰہی ہوا کہ یہ عبادتیں بھی تو نے اپنے لیے ہی کی تھیں تاکہ دوزخ سے بچ جائے اور جنت حاصل کر لے، بتا میرے لیے کیا کیا؟ عرض کیا مولا! پھر تیرے لیے کون سا کام ہوتا ہے؟ فرمایا کہ میرے پیاروں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت۔

[تفسیر نعیمی، جلد اول، ص ۲۴۳]

بد مذہبوں کے پاس بیٹھنے کا اثر

عرض :۔ اکثر لوگ بد مذہبوں کے پاس جان بوجھ کر بیٹھتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہیں؟

ارشاد :۔ حرام ہے اور بد مذہب ہو جانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیے زہر قاتل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں ''اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ'' انہیں اپنے سے دور کرو اور ان سے دور بھاگو وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اور اپنے نفس پر

اعتماد کرنے والا بڑے کذاب پر اعتماد کرتا ہے ''اِنَّھَا اَکْذَبُ شَیْءٍ اِذَا حَلَفَتْ فَکَیْفَ اِذَا وَعَدَتْ'' نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے، صحیح حدیث میں فرمایا جب دجال نکلے گا کچھ اسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مستقیم ہیں ہمیں اس سے کیا نقصان ہوگا وہاں جا کر ویسے ہی ہو جائیں گے حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''میں حلف سے کہتا ہوں کہ جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا'' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہمارا ایمان اور پھر حضور کا حلف سے فرمانا۔

دوسری حدیث ہے ''جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے'' امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں نقل فرماتے ہیں: ایک شخص روافض کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب اس کی نزع کا وقت آیا لوگوں نے حسب معمول اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی۔ کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے کہہ رہے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو برا کہتے تھے اب یہ چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے ہرگز نہ پڑھنے دیں گے۔ یہ نتیجہ ہے بد مذہبوں کے پاس بیٹھنے کا، جب صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بد گویوں سے میل جول کی یہ شامت ہے تو قادیانیوں اور وہابیوں اور دیوبندیوں کے پاس نشست و برخاست کی آفت کس قدر شدید ہوگی، اُن کی بدگوئی صحابہ تک

ہے، اِن کی انبیاء اور سید الانبیاء اور اللہ عزوجل تک۔

[الملفوظ، حصہ دوم، ص ۷۹، ۸۰]

(اللہ تبارک وتعالیٰ) فرماتا ہے: وَلِتَصْغٰی اِلَیْہِ اَفْئِدَۃُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ وَلِیَرْضَوْہُ وَلِیَقْتَرِفُوْا مَا ھُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ''اور اس لیے کہ ان کے دل اس کی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کر رہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔ دیکھو ان کی باتوں کی طرف کان لگانا ان کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کر جائیں اور یہ بھی ان جیسے ہو جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں کہ ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر ان کا کیا اثر ہوگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْیَنْأَ مِنْہُ فَوَاللّٰہِ اَنَّ الرَّجُلَ لَیَأْتِیْہِ وَھُوَیَحْسَبُ اَنَّہٗ مُؤمِنٌ فَیَتَّبِعُہٗ مَا یَبْعَثُ بِہٖ مِنَ الشُّبْھَاتِ ''جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہنچے گا وہاں اس کے دھوکوں میں پڑ کر اس کا پیرو ہو جائے گا۔ کیا دجال ایک اسی دجال اخبث کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے، حاشا! تمام گمراہوں کے داعی، منادی سب دجال ہیں اور سب سے دور بھاگنے کا ہی حکم فرمایا اور اس میں یہی اندیشہ بتایا۔

[فتاویٰ رضویہ شریف غیر مترجم، جلد اول، ص/۲۱۵]

نبی کی دشمنی کے سبب عالم کتے کی شکل میں جہنم میں جائے گا

اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کتا بلعم باعور کی شکل بن کر جنت میں جائے گا اور وہ اس کتے کی شکل ہو کر دوزخ میں پڑے گا اسی کو فرمایا گیا ہے: فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ''ہم نے اس کو اپنی آیتیں دیں تو وہ نکل گیا ان سے اور گمراہوں میں سے ہو گیا اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کے سبب بلند فرما لیتے لیکن وہ تو زمین پکڑ گیا اس سے اٹھا نہ گیا اس نے اپنی خواہش کا اتباع کیا تو اس کی مثل کتے کی مثل ہے اگر تو اس پر بوجھ لا دے تو ہانپے اور اگر چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان لوگوں کی مثل ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (پھر فرمایا) اس نے محبوبانِ خدا کا ساتھ دیا اللہ نے اس کو انسان بنا کر جنت عطا فرمائی۔ اور اس نے محبوبانِ خدا سے عداوت کی بنی اسرائیل میں بہت بڑا عالم تھا مستجاب الدعوات تھا لوگوں نے اس کو بہت سا مال دیا کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بددعا کرے خبیث لالچ میں آ گیا اور بددعا کرنی چاہی جو الفاظ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کہنا چاہتا تھا اپنے لیے نکلتے تھے اللہ نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اور استن حنانہ شریف میں علما کا اختلاف ہے ایک روایت آئی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو تیرے باغ کے اندر تجھے پھر لگا دیا جائے تجھ میں پتے پھل پھول آئیں یا جنت کا ایک پیڑ ہو جنت کے لوگ تجھ سے فائدہ اٹھائیں اس نے عرض کیا دنیا دار الفنا ہے میں نے دار الفنا پر دار البقا کو اختیار کیا

حضور نے اس کو منبر کے نیچے دفن فرمادیا، حضرت مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

آں ستوں را دفن کرد اندر زمیں — تا چو مردم حشر یابد روز دیں

تا بدانی ہر کرا یزداں بخواند — از ہمہ کار جہاں بیکار ماند

[الملفوظ شریف، حصہ سوم، ص/۱۳]

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھادے گی وہ آگ لگائی ہے

فاسقوں کی اطاعت کے سبب عذاب الٰہی

سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی تاج العلماء راس الفضلاء حامی سنت ماحی بدعت بقیۃ السلف حجۃ الخلف خاتم المحققین حضور علامہ شاہ مفتی محمد نقی علی خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں تحریر فرماتے ہیں ''ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی شہر میں جا نکلے، تمام شہر مردہ پایا فرمایا یہ لوگ غضب الٰہی سے مرے ہیں کہ بے گور و کفن پڑے ہیں۔ حواریوں نے عرض کیا کاش معلوم ہوتا کس سبب سے ان پر غضب نازل ہوا۔ آپ نے انہیں پکارا ایک نے جواب دیا: ''لَبَّیْکَ یَا رُوحَ اللّٰہِ'' فرمایا: تمہارا کیا حال ہوا؟ عرض کیا ہم سب رات کو آرام سے سوئے اور صبح دوزخ میں داخل ہوئے کہ فاسقوں کی اطاعت کرتے اور دنیا کو دوست رکھتے جیسے لڑکا ماں کو دوست رکھتا

ہے کہ اس کے آنے سے خوش ہوتا ہے اور جانے سے روتا ہے۔ فرمایا: ان میں سے اوروں نے کیوں نہ کلام کیا؟ عرض کیا آگ کی لگام ان کے منہ میں دی ہے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا مگر ان میں سے نہ تھا۔ اب دوزخ کے کنارے پر ہوں دیکھئے بچوں یا نہ بچوں"۔ [سرور القلوب شریف، ص/۱۷۱]

وہابی کعبہ میں بھی مرا تو جہنم ہی میں جائے گا

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کرسکتی، اہل سنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مواخذے کے بعد اور کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابد الآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں۔ [فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۳۰، ص/۲۷۶]

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں: بدمذہب اگرچہ کیسا ہی نمازی ہو اللہ عزوجل کے نزدیک سنی بے نماز سے بدرجہا برا ہے کہ فسق عقیدہ فسق عمل سے سخت تر ہے۔

[فتاویٰ رضویہ شریف غیر مترجم، جلد دوم، ص/۱۹۳]

مذکورہ بالا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارات کو دوبارہ سہ بارہ پڑھ کر وہ لوگ اپنے نظریے پر نظر ثانی کریں جو کہہ دیا کرتے ہیں کہ سنیوں سے اچھے تو دیوبندی وہابی ہیں (معاذ اللہ رب العلمین) کہ وہ لوگ نماز روزہ کے پابند ہوتے

ہیں اور سنی حضرات صوم وصلوٰۃ کی پابندی بھی نہیں کرتے بس ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں۔ کچھ ناواقف لوگ یہ بھی کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جہاں سے اسلام پھیلا ہے وہاں کے رہنے والوں کو کیسے غلط کہا جا سکتا ہے، وہ لوگ شریعت کے خلاف کوئی کام کیسے کر سکتے ہیں؟ تو یہ دیکھئے سرور القلوب شریف میں سرکار اعلیٰ حضرت کے والد گرامی تحریر فرماتے ہیں۔

ایمان کا ملنا محض فضل خداوندی ہے

''اے عزیز! وہ قادر مختار ہے جسے چاہے کعبہ میں محروم رکھے کہ ایمان کی خوشبو اس کے مشام جان میں نہ پہنچے اور جسے چاہے بت خانے میں محبت اور شوق اپنا عنایت کرے کہ بے اختیار زنار توڑ کر مسجد کی طرف دوڑے۔

[سرور القلوب شریف، ص/۸۳]

حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل ہونے والا جہنم میں جائے گا

حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: لَوْ اَنَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مُكَذِّباً بِالْقَدْرِ قُتِلَ مَظْلُوماً صَابِراً مُحْتَسِباً بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ فِي شَيْءٍ مِنْ اَمْرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهٗ جَهَنَّمَ ۔ یعنی اگر کوئی بدمذہب مسئلہ تقدیر کو جھٹلانے والا حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم

قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر وہ صابر و طالبِ ثوابِ خدا رہے جب بھی اللہ عز وجل اس کی کسی بات پر نظر کرم نہ فرمائے یہاں تک کہ اس کو جہنم میں ڈالے۔ اَخْرَجَہٗ ابْنُ الْجَوْزِی عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عنہ۔

برکاتی پیغام اہل سنت کے نام

تاجدارِ مسند برکاتیہ مارہرہ مطہرہ قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین حضور سیدنا شاہ ابوالحسین نوری میاں صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہابیوں، دیوبندیوں، نیچریوں، رافضیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: کوئی آزادی کا قائل، دہریت کا مائل ہے قید مذہب لغو و فضول، امتیاز مذہب باطل و مخذول برخلافِ حکم خدا و رسول سب بدمذہبوں سے اتحاد اتفاق مقبول، تمدن ترقی تہذیب روشنی قومی ہمدردی کے طویل دعوے، پاسِ دین و حفظِ مذہب پر تعصب نفسانیت خودکشی سر پھٹول کے فتوے پھر لطف یہ کہ سب حضرات یا اکثر اپنے آپ کو سنی ہی کہتے ہیں، سنی ہی ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں ع

تاسنیت نہ شد زنبیلِ عیاراں شد

قہر یہ کہ زمانہ کی ہوا دیکھ کر بہت دنیا پرست مولوی بھی اسی راہ چلے ہیں۔ اے سچے سنیو! عموماً اور اے برکاتی متوسلو! خصوصاً تم میں جو اپنا دین عزیز رکھتا ہو، جسے روزِ قیامت خدا و رسول روحانیت شریعت و سنت کو منہ دکھانا ہو، جسے حضرت صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ صاحب و حضرت غوث الزماں حضو اچھے میاں صاحب

وحضرت دریائے رحمت مرشدی وجدی حضور آلِ رسول احمدی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علاقہ وتعلق رکھتا ہو وہ رافضیوں، نیچریوں، وہابیوں، غیر مقلدوں، دیوبندیوں، ان مدعیانِ سنت گندم نما جوفروشوں، حق پوشوں، باطل کوشوں کے سایہ سے دور بھاگے۔ان کی زہریلی صحبت کو آگ جانے۔

[ماخوذ از: ندوہ کا ٹھیک فوٹو گراف]

اجمیر شریف کے نام پاک کے ساتھ لفظ شریف نہ لکھنا

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: اجمیر شریف کے نام پاک کے ساتھ لفظ شریف نہ لکھنا اوران تمام مواقع میں اس کا التزام کرنا اگر اس بنا پر ہے کہ حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلوہ افروزی حیات ظاہری و مزار پر انوار کو (جن کے سبب مسلمان اجمیر شریف کہتے ہیں) وجہ شرافت نہیں جانتا تو گمراہ بلکہ عدو اللہ ہے، صحیح بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے''مَنْ عَادیٰ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ''اوراگر یہ ناپاک التزام بربنائے کسل وکوتہ قلمی ہے تو سخت بے برکتا اور فضل عظیم وخیر جسیم سے محروم ہے۔کَمَا اَفَادَہٗ الاِمَامُ الْمُحَقِّقُ مُحیُّ الدِّیْنِ اَبُوزَکَرِیَا قدس سِرُّہٗ فی الترضی''اور اگر اس کا مبنیٰ وہابیت ہے تو وہابیت کفر ہے۔

[فتاویٰ رضویہ شریف غیر مترجم، جلد ششم، ص ۱۸۷]

قارئینِ کرام! غور فرمائیں کہ جب سلطان الہند سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیار پاک کے ادب و احترام اور رتبہ و مقام کا یہ عالم ہے تو اس ہستیِ عظیم المرتبت غوث الاغواث فرد الافراد قطب الاقطاب سرکار غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا مقام و مرتبہ ہوگا جس ذات بابرکات نے فرمایا کہ ''قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ'' سیدی سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی قدس سرہٗ القوی فرماتے ہیں:

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

مگر نام نہاد ''دعوت اسلامی'' کا امیر الیاس عطار پاکستانی اپنے کتابچہ ''منے کی لاش'' کے صفحہ ۲؍ پر سرکار غوث اعظم دستگیر پیر روشن ضمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتا ہے ''مدنی منا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا''۔ (معاذ اللہ رب العلمین)

قارئین محترم! ذرا غور فرمائیں کہ منا کس کو کہتے ہیں بیٹے، بھتیجے، بھانجے یعنی چھوٹے بچوں کو پیار سے منا کہا جاتا ہے۔ کوئی باپ، دادا نانا وغیرہ کو منا نہیں کہتا ہے۔ میرے آقا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

مولوی الیاس نے مدینہ منورہ کی توہین کی

''رسائل عطاریہ'' کے صفحہ ۹ / پر ''چالیس متفرق مدنی پھول'' کا عنوان رکھ کر لکھتا ہے ''(۱) پیشاب، پاخانہ، ودی، مذی، منی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہے گا'' اور صفحہ ۲۸ / پر ''احتلام کے پانچ ضروری احکام '' کے عنوان کے تحت لکھتا ہے ''مدینہ: منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا ہو.....الخ، مدینہ: اگر منی پتلی پڑ گئی....الخ، مدینہ: اگر احتلام ہونا....الخ، مدینہ: اپنے ہاتھوں سے مادہ خارج کرنے سے....الخ''۔

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں: تعظیم و بے تعظیمی میں بڑا دخل عرف کو ہے۔ محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں: یُحَالُ علی الْمَعْهُودِ (یہ معاملہ عرف اور رواج کے حوالے کیا جاتا ہے)

[فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد/۲۳، ص/۳۹۱]

سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت مبارکہ

تم مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو، بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکائیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے غرض کتنے

ہی فرقے ہوئے اور اب سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو
اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں، ان کے
حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم رب العزۃ
جل جلالہٗ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے،
تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمۂ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے
ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لو، ہمیں اس کی ضرورت ہے
کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان
کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت۔ جس
سے اللہ ورسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً
اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا
ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر
پھینک دو۔ میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض
کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لیے کسی بندے کو کھڑا کر دے
گا۔ مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے اس لیے ان باتوں کو
خوب سن لو حجۃ اللہ قائم ہو چکی ہے۔ اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ
آؤں گا۔ جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لیے نور ونجات ہے اور
جس نے نہ مانا اس کے لیے ظلمت و ہلاکت۔ یہ تو خدا اور رسول کی وصیت ہے جو

یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے ان تک پہنچائیں۔

غور فرمائیں

عزیز سنی مسلمان بھائیو! ان احادیث مبارکہ واقوال ائمہ وبزرگان دین کو بار بار پڑھئے اور غور کیجیے کہ کس تصلب وپختگی کی تعلیم دے رہے ہیں اور کفر کافری سے نفرت و بیزاری کی کیا کیا خوبیاں اور بھلائیاں بتارہے ہیں۔ اور بد مذہب بددین، کفار ومشرکین ومرتدین کے ساتھ محبت والفت، یارانہ دوستانہ رکھنے کی کیسی کیسی خرابیاں، برائیاں اوراس کی وعیدیں بیان فرمارہے ہیں۔ کاش! اس زمانے کے علماء ومشائخ، پیرومرشد بھی اپنے متوسلین ومریدین ومتعلمین ومعتقدین کواسی تصلب وپختگی کی تعلیم دیتے تو مسلمان یہ دن کیوں دیکھتے؟ آج جو بھولے بالے مسلمان بدمذہبوں، بددینوں کے پیچھے لگ کر گمراہ ہوتے اور اپنی عزیز دولتِ ایمان کوتباہ کرتے ہیں، اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں کوتصلب فی الدین کی تعلیم نہیں دی جاتی کیونکہ بعض مولویوں نے بدمذہبوں سے تنخواہیں، وظیفے لے لے کر اپنی زبانیں بند کرلیں۔ بعض نے چندوں کی کمی دیکھ کر بدمذہبوں کی ہمنوائی کی اور بعض نے اپنی پیری مریدی کے لیے صلح کلیت کواختیار کیا۔ اور کوئی ان کی چکنی چپڑی باتوں، ملمع سازیوں میں پھنس کران کی ہاں میں ہاں ملانے لگا۔ اور چند حق پسند وحق گوعلمائے کرام اعلانِ حق وابطالِ باطل فرمانے والے رہ گئے جو کھلّم کھلاّ

قرآن وحدیث کے موافق اور ائمۂ دین کے ارشادات کے مطابق اولیائے کاملین مثلاً حضور پرنور سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر و حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیری و حضرت خواجہ بہاء الملۃ والدین نقشبند و حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و حضرت مجدد الف ثانی سرہندی و حضرت ابوحنیفۃ الہند شیخ محقق مولانا الشاہ محمد عبد الحق محدث دہلوی وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی اور اتباع میں اظہارِ حق فرمارہے ہیں۔ اور یہی ہیں وہ حضرات علمائے کرام کثرہم اللہ تعالیٰ وایدہم جوان تمام بزگان دین کی نیابت صحیح معنوں میں کررہے ہیں اور ہم غربائے اہل سنت و جماعت کو حضور پرنور امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی حافظ و قاری حاجی مفتی شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب بن کر بلا خوف لومۃ لائم حق کی طرف رہنمائی کررہے ہیں اور ہم سنیوں کی کشتی کو بدمذہبیوں بیدینیوں کے طوفان سے بچانے کی کوشش کررہے ہیں اور دوروہ پرفتن کہ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ گلی گلی میں نئی نئی بدمذہبیاں، کوچے کوچے میں بلکہ قدم قدم پرنئی بیدینیاں اور ہم غربائے اہل سنت دولتِ ایمان رکھنے والوں کا اللہ اور اس کا پیارا عزت والا محبوب ہی حافظ و نگہبان جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ الہ وسلم۔ آج اگر مذہبی گروہوں کی طرف نظر کیجیے تو وہ مرزائی، قادیانی، وہابی غیر مقلد، وہابی دیوبندی، رافضی، خارجی، چکڑالوی، نیچری، خاکساری، بابی، بہائی

، آغا خانی وغیرہم مرتدین کے گروہ دکھائی دیں گے، کہیں ہندو مسلم اتحاد کا زور ہے تو کہیں مسلم و مرتد اور مسلمین و کفار اچھوت کے اتحاد و وِداد کا شور ہے۔ کسی طرف تحریر و تقریر میں بدمذہبوں کو قائد بنایا جا رہا ہے۔ اور اگر مجلس قانون ساز دیکھئے تو پایا تو اس کے ممبر شریعت سے جاہل، بدمذہب سے ناواقف اور خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے احکام سے غافل ملیں گے، یا کھلے ہوئے نیچری بدمذہب ملحد دہریئے۔ اور مرتب کریں اسلام و مسلمین کی فلاح و بہبودی کے قواعد و قوانین۔ استغفر اللہ۔ ایسوں سے خیر خواہیٔ اسلام و مسلمین کا گمان کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص بھوکے بھیڑیئے کو بکریوں کے گلّے پر نگہبان مقرر کردے اور اس بھوکے خونخوار بھیڑیئے سے حفاظت کی امید رکھے۔ یہ لوگ قانون بنائیں گے تو کیسے۔ معاذ اللہ اسلام کُش، مسلم آزار۔ کہیں وقف بل پر زور دیں گے تو کبھی خلع بل خلافِ شریعت پر شور کریں گے، کبھی مخلوط تعلیم کا بل پاس کرائیں گے تو کبھی قاضی بل اور شریعت بل کا شور مچائیں گے۔ اور کہیں اقلیت و اکثریت کا جھگڑا چھیڑیں گے اور ان لیڈروں کے بلوں کی فہرست پیش کی جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے۔ حق فرمایا مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے ''اِتَّخَذُوا رُؤُساً جُهَّالًا فَافْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا۔ اَو کَمَا قَال۔ یعنی آخر زمانہ میں لوگ جاہلوں نافہموں کو اپنا لیڈر اور پیشوا قائد بنالیں گے پھر ان سے مسئلے دریافت کریں گے۔ وہ جاہل لیڈر و قائد اپنی لیڈری بنی رہنے کے لیے بغیر علم کے فتوے

دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اور ارشاد فرماتے ہیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم: اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ۔ یعنی جب کام نا اہلوں کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔ رَوَاهُ الْبُخَارِی عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تعالیٰ عنهُ ۔ پھر غضب بالائے غضب یہ کہ عوام مسلمانوں کو صلح کلی وعظ کہیں تو آیات واحادیث پیش کر کے غلط ترجمے کریں گے اور کہیں منسوخ آیتیں اور حدیثیں سنا کر اہل سنت کو گمراہ کرنے اور پیٹ فنڈ کو پُر کرنے کی کوشش کریں گے۔ ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ العلیّ العظیم۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

عطیاتِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ادائیگی قرض کی دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ہر نماز کے بعد ۱۱، ۱۱ بار، صبح وشام ۱۰۰، ۱۰۰ بار روزانہ اول وآخر درود

شریف۔ اسی دعا کی نسبت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ اگر تجھ پر مثل پہاڑ کے بھی قرض ہوگا تو اسے ادا کر لے گا۔

[الملفوظ، حصہ چہارم، ص/٦]

وسعتِ رزق کی دعا

عرض:۔ آمدنی کی قلت اور اہل وعیا کی کثرت، سخت کلفت ہے۔

ارشاد:۔ یامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ۵۰۰/بار، اول وآخر ۱۱، ۱۱/بار درود شریف بعد نماز عشاء قبلہ رو، باوضو ننگے سر ایسی جگہ جہاں سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو پڑھا کرو۔

[الملفوظ، حصہ دوم، ص/٦١]

صنم کدوں کو دیکھ کر پڑھنے والی دعا

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهاً وَّاحِداً لَّا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّـاهُ (اس دعا سے متعلق) حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث روایت فرمائی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں جو کفر کی کوئی بات دیکھے یا سنے اور اس وقت یہ دعا پڑھے۔ تو دنیا میں جتنے مشرک مرد اور مشرکہ عورتیں ہیں ان سب کی گنتی کے برابر ثواب پائے۔

[الملفوظ شریف، حصہ دوم، ص/١٠٥]

پریشانی دور کرنے کا مجرب عمل

لاحول شریف کی کثرت کریں یہ ۶۹/ بلاؤں کو دفع کرتی ہیں، ان میں سب سے آسان تر پریشانی ہے اور ۶۰/ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے روز پی لیا کریں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔ [الملفوظ شریف، حصہ اول، ص/۶۳]

برکتِ رزق کی دعا

عرض :۔ برکت رزق کی کوئی دعا حضور ارشاد فرمائیں، میں آج کل بہت پریشان ہوں؟

ارشاد:۔ ایک صحابی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا کیا تمہیں وہ تسبیح یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے۔ خلق دنیا آئے گی تیرے پاس ذلیل وخوار ہوکر طلوع فجر کے ساتھ ۱۰۰/ بار کہا کر "سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی حضور! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی کہ میں حیران ہوں کہاں اٹھاؤں، کہاں رکھوں۔ اس تسبیح کا آپ بھی ورد رکھیں حتی الامکان طلوع صبح صادق کے ساتھ روز ورنہ صبح سے پہلے۔ جماعت قائم ہو جائے تو اس میں شریک ہو کر بعد کو عدد پورا کیجیے اور جس دن قبل نماز

بھی نہ ہوسکے تو خیر طلوع شمس سے پہلے۔

[الملفوظ شریف، حصہ اول، ص/۶۳، ۶۴]

بخار دور کرنے کا مجرب عمل

سورۂ مجادلہ شریف جو اٹھائیسویں پارے کی پہلی سورت ہے بعد عصر تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلایئے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف (۳/ روز تک)

[الملفوظ شریف، حصہ سوم، ص/۱]

نوٹ: ان سارے وظائف و دعا کا فائدہ اسی کو ملے گا جو سنی صحیح العقیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ تمام بدمذہبوں، بددینوں، کافروں، مرتدوں وہابیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، قادیانیوں وغیرہم سے بچتا ہوگا۔

شہزادۂ مخدوم سمناں سرکارکلاں مرشد طریقت حضرت علامہ مولانا

سید شاہ مختار اشرف صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ

"مولانا (حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت) علیہ الرحمہ کے بارے میں میرے تأثرات پوچھ رہے ہیں بھلا بتلایئے کہ وہ شیر حق جس کا ایمان باللہ وبالرسول (جل جلالہٗ و علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام) ریکارڈ بن گیا ہے جو رسول پاک (علیہ الصلوۃ والسلام) کی تعظیم ومحبت میں مطعون رہا ہے جو باطل شکنی اور احقاق حق میں اپنی آپ ہی مثال ہے، جس کی ایک ایک گرج نے باطل کے قلعے پلٹ دیئے ہیں، جس کی زندگی کی ہر ہر ادا میں اتباع سنت کا غلبہ رہا ہے۔ مشائخ اور سادات اور اساتذہ کے ادب میں جو آپ ہی اپنی مثال ہے وہ عالم، فقیہ، مناظر، ثقہ، عدل وتقویٰ اور خشیت ربانی کا مجموعہ ہے، جس کے سر پر دیکھنے والوں نے دست غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو ہمیشہ دیکھا ہے۔ جس نے امر دین میں کبھی کوئی مزاحمت گوارہ نہ کی، جس کے ایمان کو بھری تجوریوں سے بھی خریدا نہ جاسکا، جو اعلان حق میں ہر لومۃ لائم سے ہمیشہ بے نیاز رہا، جو صرف اللہ سے ڈرا اور کسی باطل قلم کی نوک یا باطل تلوار کی دھار نے دبانے میں کبھی کامیابی حاصل نہ کی، اس کے بارے میں میرے تأثرات وہی ہیں جو ہر سنی صحیح العقیدہ کے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو ان سے واقف ہو کر ان کے عقیدے کے موافق ہے وہی صحیح معنی میں سنی ہے، صحیح الایمان ہے اور ان سے واقف ہو کر ان کا بدگو ہو وہ یقیناً بد مذہب، بے دین ہے۔ جس کا مقام اتنا اونچا ہو کہ آج جس کا علم وعمل مقام استدلال میں لایا جاسکے، ان کے بارے میں اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ ساری سنی دنیا ان کا ماتمی ہے اور ان کے فیوض وبرکات کے لئے تڑپ رہی ہے۔ اعلی اللّٰہُ مقامَہٗ وَ نوَّرَ اللّٰہُ مَثواہُ و قَبرَہٗ۔

فقط

سید محمد مختار اشرف

سجادہ نشین کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

Design & Printed by: MDI Graphics, Delhi, 011-23266590, 9868649605

ASKARI ACADEMY

Astana-e-Aliya Hashmatiya, Hashmat Nagar, Pilibhit Shareef, U.P.

Mob.: 9760863598, 8307029706